سُوۡرَةُ الاَنۡعَام کی تفسیر

Lesson 3: Al-An'aam (Ayaat 40 - 59): Day 11

اِس کے بعد اَب آیت 52 میں شہر کے بڑے لوگوں کی کچھ کمزوریوں کا ذِکر ہے جس کی وجہ سے وہ دین والوں پر کچھ پابندیاں لگاتے ہیں۔ آئیں دیکھتے ہیں؛

وَلَا تَطۡرُدِ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِىِّ يُرِيۡدُوۡنَ وَجۡهَهٗ ؕ مَا عَلَيۡكَ مِنۡ حِسَابِهِمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ وَّمَا مِنۡ حِسَابِكَ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ فَتَطۡرُدَهُمۡ فَتَكُوۡنَ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۵۲﴾

اور جو لوگ صبح وشام اپنی پروردگار سے دعا کرتے ہیں (اور) اس کی ذات کے طالب ہیں ان کو (اپنے پاس سے) مت نکالو۔ ان کے حساب (اعمال) کی جوابدہی تم پر کچھ نہیں اور تمہارے حساب کی جوابدہی ان پر کچھ نہیں (پس ایسا نہ کرنا) اگر ان کو نکالو گے تو ظالموں میں ہو جاؤ گے ﴿۵۲﴾

بہت اہم بات ہے۔ ہر دَور میں یہ ہوتا آیا ہے اور اللہ کے نبیؐ کے دَور میں بھی یہی ہوُا تھا۔ شہر کے امیر سرداروں نے جب یہ دیکھا کہ اللہ کے نبیؐ کے پاس تو غریب اور مسکین لوگ بیٹھے ہوتے ہیں۔ تو نسلی برتری کے احساس سے انہوں نے اللہ کے نبیؐ سے کہا کہ ہم بھی آپؐ کے پاس بیٹھنا چاہتے ہیں لیکن آپؐ تو ہر وقت غریبوں اور کم تر (اُن کے خیال میں) لوگوں میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ ہم اُن کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ کچھ اور صحابہ کرامؓ نے بھی اللہ کے نبیؐ کو مشورہ دیا تھا کہ بلال، خباب اور دوسرے اسی طرح کے غریب صحابہ کرامؓ تو اپنے ہی ہیں۔ یا تو ان کو پیچھے بٹھا دیا کریں۔ یا اُن کو الگ وقت میں بُلا لیا

کریں۔ اور چند سرداروں اور امیر لوگوں کو تھوڑی اہمیت دیں تاکہ وہ آکر اللہ کے دین کی بات توسُن لیں۔ شائد اُن کے دلوں پر اَثر ہو جائے۔ (صحابہ کرامؓ کی نیت نیک تھی)۔

لیکن اللہ کا واضع پیغام آگیا کہ اسلام نسلی برتری کو نہیں مانتا۔ اسلام مالی برتری کو نہیں مانتا۔ سورۃ کہف میں بھی یہی بات فرمائی گئی کہ جو لوگ اللہ کو صبح شام اللہ کو یاد کرتے ہیں۔ اُن کے ساتھ ہی رہیں۔

یہاں مبلغین اور دین کا کام کرنے والوں کے لئے بھی پیغام ہے کہ اسلام میں خود اتنی طاقت ہے کہ اپنی اہمیت منوالے۔

بعض اوقات لوگ سوچتے ہیں کہ اگر پیسے والے اور معاشرے کے لیڈران کو تھوڑا آگے کر دیا جائے تو شائد دین کا کچھ فائدہ ہو جائے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ مخلصلوگوں کو پیچھے کر دیا جائے۔

یہ ٹھیک ہے کہ لوگوں کی نیت نیک ہوتی ہے لیکن اسلام میں سب برابر ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ لوگوں سے اُن کے مرتبے کے مطابق معاملہ کرو۔

اللہ کے نبیؐ نے خاص طور پر دُعا کی تھی کہ ہشام یا عمر بن خطاب اسلام قبول کر لیں۔ لیکن اسلام میں سب برابر ہونگے۔ مخلص صحابہ کو پیچھے نہیں کیا جاسکتا۔

قرآن بہت طاقتور ہے۔ یہ اپنا آپ منوالے گا۔ جو اس کے ساتھ جُڑ جائے گا وہ عزّت پالے گا۔ دین اسلام میں غیر محفوظ محسوس نہ کریں۔ اسلام کی سیٹیں سب کے لئے ہیں۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز - نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز

اسلام میں سب برابر کھڑے ہونگے پانچ وقت کی نماز میں یہی پیغام دیا جاتا۔ اسلام کا دین غریب اور امیر سب کے لئے ایک ہی ہے۔ اللہ نہ کسی کا مال دیکھتا ہے، نہ کسی کی شکل اور مرتبہ۔ اللہ صرف مخلص دِل دیکھتا ہے۔

اسلام نے سب کو برابر کر دیا۔ سندھ میں جب اسلام ایا تو ہندوؤں نے محمد بن قاسم کو ووٹ دیئے تھے تا کہ راجہ داہر کے ظلم سے جان چھوٹے۔

اسی لئے اسلام پھیلا کہ سب غریب امیر برابر تھے۔ سب نے عزّت پائی۔ حبشہ کے نجاشی نے جب پوچھا تھا کہ اللہ کے نبیؐ کے ارد گرد کیسے لوگ ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا معاشرے کے پِسے ہوئے غریب اور غلام قسم کے لوگ۔ اُس نے کہا پھر یہ واقعی سچا دین ہے۔

اپنے دِل کا جائزہ لیں، میرے اندر کوئی تکبر، غرور یا رَعونت تو نہیں ہے۔ اللہ نے ہمارا خلوص اور عمل دیکھنے ہیں۔ آپ خلوص سے آگے آئینگے تو اللہ ہم سے نیکی کے کام لے گا۔ انشاء اللہ

اللہ نے فرمایا کہ آپؐ ان لوگوں کو چھوڑیں۔ اگر یہ اسلام قبول کرینگے تو اِن ہی کا فائدہ ہے۔ ورنہ پھر ظالم ہونگے۔

وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿۵۳﴾

اور اسی طرح ہم نے بعض لوگوں کی بعض سے آزمائش کی ہے کہ (جو دولتمند ہیں وہ غریبوں کی نسبت) کہتے ہیں کیا یہی لوگ ہیں جن پر خدا نے ہم میں سے فضل کیا ہے

(خدا نے فرمایا) بھلا خدا شکر کرنے والوں سے واقف نہیں؟ ﴿۵۳﴾

مال و دولت اللہ کی دین ہے۔ یہ غریب لوگوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ یہی ان کی آزمائش تھی۔

اللہ کا نبیؐ غریبوں کو پیچھے نہیں کرے گا۔ اللہ اِن کو نہیں چھوڑے گا۔ پھر اللہ کے نبیؐ سے فرمایا گیا؛

وَإِذَا جَآءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۵۴﴾

اور جب تمہارے پاس ایسے لوگ آیا کریں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو (ان سے) سلام علیکم کہا کرو خدا نے اپنی ذات (پاک) پر رحمت کو لازم کر لیا ہے کہ جو کوئی تم میں نادانی سے کوئی بری حرکت کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کر لے اور نیکوکار ہو جائے تو وہ بخشنے والا مہربان ہے ﴿۵۴﴾

نبیؐ سے فرمایا گیا کہ جب یہ غریب لوگ اللہ کے نبیؐ کے پاس آئیں تو ان کا سلام سے استقبال کیا جائے تا کہ اِن کے دِل کھِل جائیں۔ ان کو خوش آمدید کہا جائے۔ اِن کو عزّت دی جائے۔ یہ اللہ کی رحمت ہے کہ اِن کے دِل سلامت ہیں۔

حدیثؐ کا خلاصہ: اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ اللہ کا شُکر ہے کہ میری اُمّت میں ایسے لوگ بھی ہیں کہ جن کو پہلے سلام کہنے کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت میں ہیں۔"۔۔۔ کہ جو کوئی تم میں نادانی سے کوئی بری حرکت کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کر لے اور نیکوکار ہو جائے تو وہ بخشنے والا مہربان ہے" ایسے لوگ تمہارے پاس گناہ کر کے بھی آئیں تو اُن کو بخشش کی اُمید دلاؤ۔

یعنی جو کوئی توبہ کر کے اصلاح کر لے تو انشاءاللہ۔ اللہ اُن کی قدر کرے گا اور بخش دے گا۔

وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ﴿۵۵﴾ اور اس طرح ہم اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں (تاکہ تم لوگ ان پر عمل کرو) اور اس لئے کہ گنہگاروں کا رستہ ظاہر ہو جائے﴿۵۵﴾

اسلام میں عزّت اور شرف کا معیار صرف ایمان ہے۔ جو فرمانبرداری کرے گا۔ قرآن سیکھ لے گا، جو اللہ کا حکم ماننے کے لئے آئے گا وہ خوش قسمت بن جائے گا۔ جو حکم دینے آئے گا وہ کچھ نہیں پائے گا۔

اللہ کی رحمت مشروط ہے۔ جو ایمان اور عملِ صالح کرے گا وہی اللہ کی رحمت پائے گا۔

اللہ نے رحمت کو خود اپنے نفس پر لکھ لیا۔ کوئی اللہ کو مجبور نہیں کر سکتا۔ اللہ اپنی رحمت کی وجہ سے ایمان والوں کو بخش دے گا لیکن صرف وہی لوگ جو توبہ کرتے ہیں۔ جو نیک اعمال کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو بہتر بناتے ہیں۔

اللہ کو اپنا وہ بندہ بہت پیارا لگتا ہے جو توبہ کرنے کے بعد اپنے عمل بہتر بناتا ہے۔ جو گناہ چھوڑ کر اللہ کی طرف آتا ہے۔

آج کل ہمارے ہاں کیا نظریہ ہے؟

جو دین والے ہیں اُن کے بارے میں تو لوگ کہتے ہیں کہ دیکھو اِن سے بھی غلطی ہوئی۔ اللہ پوچھے گا انہیں۔ اور جو عادی مجرم ہیں اور سرِ عام گناہ کرتے ہیں اُن کے بارے میں کہتے ہیں۔ کہ چلو کوئی بات نہیں اِن کو دین کی خبر ہی نہیں ہے۔

جو گناہ والے لائف اسٹائل اپنا کر رہتے ہیں وہ اللہ کی رحمت کی اُمید کیسے رکھیں؟

صرف وہی لوگ اللہ کی رحمت کی اُمید لگائیں جو توبہ کریں۔ شرمندہ ہوں اور پھر اپنے آپ کو بدل لیں۔ نیک عمل کرنے لگیں۔

'سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ' مجرم وہ جو گناہ میں ڈوبا رہے۔ جو قانون توڑے۔ اللہ کی نظر میں وہ مجرم ہے جو گناہ پر جما رہے۔ لیکن اگر کوئی گناہ کر کے توبہ کرے واقعی شرمندہ ہو اُس کی بخشش ہو گی۔

اللہ کے نبیؐ کے ذریعے کچھ اور باتیں بتائی جا رہی ہیں؛

قُلْ إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَعْبُدَ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ ۚ قُل لَّا أَتَّبِعُ أَهْوَاءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾

(اے پیغمبر! کفار سے) کہہ دو کہ جن کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو مجھے ان کی عبادت سے منع کیا گیا ہے۔ (یہ بھی) کہہ دو کہ میں تمہاری خواہشوں کی پیروی نہیں کروں گا ایسا کروں تو گمراہ ہو جاؤں اور ہدایت یافتہ لوگوں میں نہ رہوں ﴿٥٦﴾

یعنی اللہ کے نبیؐ فرما رہے ہیں کہ مجھے تو خود حکم دیا گیا کہ کہ شرک نہ کروں۔ اللہ کے سوا کسی اور کو نہ پکاروں۔

خاص طور پر یہ لفظ دیکھیں " تَدْعُونَ " کہ نہ تو اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کروں۔ نہ ہی کسی اور سے دُعا کروں۔ کسی اور کو نہ پکاروں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم عبادت تو اللہ کی کرتے ہیں لیکن دعا ہم دوسرے بزرگوں سے کرتے ہیں۔

یہاں سے یہ بات نوٹ کرلیں کہ صرف اللہ کے آگے جھکنا ہے۔

جب ایک انسان اللہ کا بندہ بننا چاہتا ہے تو رکاوٹیں آتی ہیں۔ لیکن اگر اللہ کو چھوڑ کر زبرگوں یا بُتوں کے آگے جھک جائے تو انسان بہک جاتا ہے۔ گمراہ ہو جاتا ہے۔

قُلۡ اِنِّیۡ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنۡ رَّبِّیۡ وَ کَذَّبۡتُمۡ بِہٖ ؕ مَا عِنۡدِیۡ مَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ بِہٖ ؕ اِنِ الۡحُکۡمُ اِلَّا لِلّٰہِ ؕ یَقُصُّ الۡحَقَّ وَ ہُوَ خَیۡرُ الۡفٰصِلِیۡنَ ﴿۵۷﴾

کہہ دو کہ میں تو اپنے پروردگار کی دلیل روشن پر ہوں اور تم اس کی تکذیب کرتے ہو۔ جس چیز (یعنی عذاب) کے لئے تم جلدی کر رہے ہو وہ میرے پاس نہیں ہے (ایسا) حکم اللہ ہی کے اختیار میں ہے وہ سچی بات بیان فرماتا ہے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ﴿۵۷﴾

میں تو اللہ کی مرضی کے مطابق زندگی گزاروں گا۔ میں روشن راستے پر ہوں۔ تم گمراہی کے راستے پر ہو۔ تم ابھی تک معجزے طلب کر رہے ہو۔ تم عذاب مانگ رہے ہو۔ یہ سارا کچھ اللہ کے اختیار میں ہے۔"(ایسا) حکم اللہ ہی کے اختیار میں ہے" اللہ بہترین فیصلے کرنے والا ہے۔

قُلۡ لَّوۡ اَنَّ عِنۡدِیۡ مَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ بِہٖ لَقُضِیَ الۡاَمۡرُ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ اَعۡلَمُ بِالظّٰلِمِیۡنَ ﴿۵۸﴾

کہہ دو کہ جس چیز کے لئے تم جلدی کر رہے ہو اگر وہ میرے اختیار میں ہوتی تو مجھ میں اور تم میں فیصلہ ہو چکا ہوتا۔ اور خدا ظالموں سے خوب واقف ہے ﴿۵۸﴾

اللہ رحم کرنے والا ہے اُس نے تمہیں ڈھیل دی ہوئی ہے۔ اگر اللہ کے نبیؐ کے اختیار میں ہوتا تا شائد اِن کو وہ عذاب دِکھا دیتے جو وہ مانگ رہے تھے۔ اللہ ظالموں کو ایک دِن ضرور پکڑ لے گا۔

اللہ کے نبیؐ کا مقام خوبصورتی سے واضع کیا گیا ہے۔ فطری طور پر ہر کوئی چاہتا ہے کہ اُس کو پسند کیا جائے۔ ہر کوئی آپ کی بات سُنے۔ بعض اوقات جب انسان دُنیا کی طرف سے مجبور کیا جاتا ہے۔ تو بندہ وہ کر دیتا ہے۔

اللہ بتا رہے ہیں کہ دین کا میعار یہ نہیں ہے کہ اگر آپ اَب دین کی طرف آئی ہیں اور لوگوں نے آپ کو پارٹیوں یا گیدرنگز میں بُلانا چھوڑ دیا ہے تو آپ بالکل بھی ناکام نہیں ہیں۔ بڑے بڑے مجمعے یہ ظاہر نہیں کرتے کہ وہ ہدایت پر ہیں۔

تم ہدایت پر رہو۔ تم دوسروں کی باتوں میں مت آؤ۔ دین پر استقامت سے چلتے رہو۔

صرف اللہ ہی گناہگاروں کو برداشت کرتے ہیں مواقع دیتے رہتے ہیں۔ عام انسان کو تو غصّہ آجائے۔ کہ لو دیکھو عذاب۔

مثال: ماں ہی بچے کے لاڈ دیکھتی ہے۔

اللہ کو ہم سے بہت محبت ہے۔ وہ غیب کا علم جانتا ہے۔ اُس کو دِل کی حالت معلوم ہے۔ کہ کب کون ہدایت پر آجائے گا۔

جس کو اللہ پر بھروسہ ہوتا ہے وہ اللہ کے حکم پر اعتماد کر کے اپنے کام سے لگا رہتا ہے۔ پورے خلوص سے دین کے کام کرتے رہیں اور محسوس کریں کہ " کہ میں تو اپنے پروردگار کی دلیل روشن پر ہوں ۔" حق کا یقین بندے کو کھڑا کر دیتا ہے۔

آگے بہت خوبصورت پیغام دیا گیا ہے؛

وَعِنۡدَهٗ مَفَاتِحُ الۡغَيۡبِ لَا يَعۡلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ‌ ؕ وَيَعۡلَمُ مَا فِى الۡبَرِّ وَالۡبَحۡرِ‌ ؕ وَمَا تَسۡقُطُ مِنۡ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعۡلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىۡ ظُلُمٰتِ الۡاَرۡضِ وَلَا رَطۡبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ﴿۵۹﴾

اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں جن کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور اسے جنگلوں اور دریاؤں کی سب چیزوں کا علم ہے۔ اور کوئی پتہ نہیں جھڑتا مگر وہ اس کو جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں میں کوئی دانہ اور کوئی ہری اور سوکھی چیز نہیں ہے مگر کتاب روشن میں (لکھی ہوئی) ہے ﴿۵۹﴾

مَفَاتِحُ: مفتح یعنی خزانہ۔ مِفتح تو چابی۔ مفاتیح کے دو ترجمے ہیں۔ خزانوں کی چابیاں۔

سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے۔ ہر چیز کا مالک اللہ ہے۔ صرف اللہ ہی کو پتا ہے۔ نبیوں کو بھی صرف وہی پتا ہے جتنا اللہ اُن کو بتاتا ہے۔ پانی اور خشکی کی ہر خبر اللہ کو معلوم ہے۔

اللہ کو ہر ہر پتے کی خبر ہے۔ کوئی چیز اُس کی نظر سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ ہر چیز لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۔

اللہ کے کامل علم کی وضاحت کی گئی ہے۔ ہم آیت الکرسی میں بھی پڑھتے ہیں۔

ولا یحیطون بشيٍ الا بماشاء۔۔ کہ کوئی چیز اللہ کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتی۔

ہمیں تو اپنے گھر کے سامان کی خبر نہیں ہے۔ آنکھ سے او جھل بات کی خبر نہیں ہے۔ اللہ کے پاس ہر علم ہے۔

اِس آیت میں گناہوں سے بچنے کا اکثیر نسخہ ہے۔ توحید پر ایمان لے آؤ۔ اللہ کو سب خبر ہے۔ اللہ پر ایمان لے آؤ۔

اللہ کی صفّات میں کمال ہے۔ اللہ کی نو صفّات لکھ لیں۔

1. حیات۔ اللہ زندہ ہے۔
2. علم۔ کامل ہے۔
3. قدرت۔ ہر چیز پر قادر ہے۔
4. سمیع۔ ہر بات سنتا ہے۔
5. بصر۔ ہر چیز دیکھ سکتا ہے۔ دلون کے اندر تک دیکھ سکتا ہے۔
6. اِرادہ۔ اللہ کسی بات کا اِرادہ کرتا ہے تو بس کن کہنے سے ہو جاتا ہے۔
7. مشیت۔ جو ہو گا وہ اللہ کی مرضی سے ہو گا۔
8. خلق۔ جس کو پیدا کرنا چاہے وہ کرتا ہے۔
9. رزّق۔ وہ رازق ہے۔

اِن صفّات پر ایمان لے آئیں۔ یہ کامل صفّات ہیں۔ ان میں کوئی شریک نہیں۔ کسی مخلوق کو اس میں شریک نہ کریں۔

اپنا محاسبہ کریں۔ میرا ہر کام اللہ کے علم میں ہے۔ میری ہر بات کو اللہ دیکھ رہا ہے، سُن رہا ہے۔ محسوس کریں آپ ایک حصار میں ہیں۔ اللہ کے سامنے اپنے آپ کو عاجز محسوس کریں۔ اللہ کے غیب کے خزانوں کی کسی کو خبر نہیں۔

بینک کے لاکرز کے بارے میں سوچیں۔ کیسے محفوظ رکھے ہوتے ہیں۔

آپ سوچیں اللہ کے خزانے کتنے محفوظ ہیں کیسے کوئی بزرگ اُن کے بارے میں جان سکتا ہے؟

اولاد کے خزانے صرف اللہ دے سکتا ہے۔

سورۃ لقمان میں بھی یہ مضمون آتا ہے۔ کہ اللہ کائنات کے ہر ذرّے سے بھی باخبر ہے۔

اپنی توحید کو مضبوط کریں۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں۔ یہ نو صفّات یاد کرلیں۔ اور ہر وقت اپنے آپ کو اِن کا احساس دِلاتے رہیں۔ مشکل میں ہیں تو اس لئے کہ میرے رَبّ کو سب خبر ہے وہ میرے ساتھ ہے، خوشی میں آپے سے باہر نہ ہوں کہ اللہ دیکھ رہا ہے وہ واپس بھی لے سکتا ہے۔